

11
عائلة

THE FAMILY

11
عائلة

11
عائلة

11
عائلة



National Book Trust, India

National Book Trust, India

National Book Trust, India

National Book Trust, India

National Book Trust, India

National Book Trust, India



National Book Trust, India

National Book Trust, India

- 1. National Book Trust, India
- 2. National Book Trust, India
- 3. National Book Trust, India
- 4. National Book Trust, India
- 5. National Book Trust, India
- 6. National Book Trust, India
- 7. National Book Trust, India
- 8. National Book Trust, India
- 9. National Book Trust, India
- 10. National Book Trust, India

National Book Trust, India

کلمۃ للحبیب

زرداری، سرکاری، اور اب درباری

پیشہ جیسے اہل انجمن انجمنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلوة علی منہ والصلیٰ

اے (روایت) پاس ہو تو عام بنے کوئی چاہتا ہے سر کی ڈگری ہو تو سرکار بنے کوئی چاہتا ہے۔ یہ سب کچھ حاصل ہو جائے تو پھر بادشاہی کے سوا کچھ کونسی چاہتا ہے۔

یہ فہم کی ایک دلی گہری ہے کہ اس سے چھٹکارا نہیں لیں۔ ایسے خوش قسمت آدمی ہوتے ہیں جن کو یہ سب حاصل ہو جائے۔ بادشاہت، دار السلطنت میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو یہ سب حاصل ہے مگر وہ تیسرے درجے کی اس طاقت اور طاقت ہو گئے۔ سب تک دربار کا کام چاہئے تو کسی بھی سرکاری درجے کا کوئی بھی نہیں دیتا۔

اے (روایت) بہت سے دیکھتے ہیں مگر ان کی ہر طاقت عائق ہوتی ہے اور ٹوٹ کر رہتی ہے۔ وہ لوگ بہت ہی کم ہیں۔ مثلاً سب بھی ناقص اور ہر کھلی سطح پر کوئی سو سب سے زیادہ ہوتی ہو تو کوشش ان کو ہٹانے بغیر ہی ان کے بروہی طاقت میں منتقل ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ حقیقت اس طاقت عام ہوتی ہے سب کچھ کوئی ان کا حال کہ قوم کے سامنے ان کا یہ درخشاں ہے تب ہا کر یہ خود ان کا ہر ہوتی ہے کہ میرے اکابر میں کسی نے کب ان کی فتح فتح کر رہی ہے۔

خیر روایت کے بعد ان کے پاس سرکاری عہدے بھی آجاتے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی عہدے کے اہل ہوتے ہیں۔ یہ جاتے ہیں مگر وہ عہدے ان کے مقام ہر تہ کے مطابق نہیں ہوتے۔ یہ چاہت ان کی پارٹی کا اثر ہوتا ہے تو ان کے عہدہ سارا ہر تہ پر آتا ہے سب عظیم ہوتی سرکاری عہدہ کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ سرکاری عہدہ وہی مقام ہوتا ہے جس میں کوئی ہر تہ ہوتا ہے۔ جس میں اختیار کا نہ ہوتا ہے۔ وہاں سارا ہر تہ ہوتا ہے کہ ہر تہ میں آئے گی اور مطالبہ کرنے کی کہ آپ بے اختیار سرکار رہیں۔ آپ کے ہاتھ میں اختیار نہیں چھوڑیں گے۔ دوسرے یہ کہ سب سرکاری معاملہ ہو تو کانہہ

قانون نہ نظر رکھنا پڑتا ہے۔ جب کہ ہر مسئلہ کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ مسائل کا کام ہے۔ ہر مسئلہ میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

ہمارے پاس ہر مسئلہ کے لئے جب سے احتساب کا کام شروع کیا ہے تو ایسے لوگوں کی شکایات بڑھتی ہیں، لیکن کچھ سبب پڑ رہے ہیں۔ قانون ہر مسئلہ پر بہت آڑ سے آجاتا ہے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ اب قانون سے ماورائے کوئی وفاق قائم نہیں کیا جائے گا۔ لوگ بلکہ بلکہ رو جائیں۔ چنانچہ سرکاری اہلکاروں کے ہمارے جاننے کے کام اعلان کر دی گئے۔ ہر ماورائے حکومت کا ہے۔ اہلکار کے لئے ان سے علیحدگی ہوئی۔ اس کا قانون کا وہ بہت سبب ہے اس کے لئے کسی اور ملٹی فیصلے کی اہلیت نہیں ہوتی۔

بندوستان میں بادشاہت ہوتی تھی اور وہیں ہر بادشاہ کو بادشاہ کا کرتے تھے۔ اپنے فیصلے جاری کرتے تھے۔ کسی عدالت کی وہاں کچھ نہیں ہوتی تھی۔ بادشاہ جو حکم دیتا تھا وہ حتمی اور کرنا تھا۔ کسی عدالت میں پہنچ نہیں کی جاسکتا تھا۔ جس کو چاہے قتل کر دے، جس کو چاہے قید کر دے، جس کو قتل میں ڈال کر بھول جائے، جس کو چاہے قتل کر دے۔ کوئی اس پر اعتراض کرنے والا نہیں ہوتا تھا۔ بندوستان میں بادشاہوں کے تخت کے سرکار والی یا آگے ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ کسی چکر ملائے ہوئے تھے جو کہ اپنے تخت پر ہوتے تھے مگر بادشاہوں کی فکر میں بادشاہی امور میں معاون ہوتے تھے۔ ان میں لاہور بھی شامل ہے۔

بندوستان میں پہلے درباری نظام ہوا تھا۔ ہر بادشاہی حکام کا جواز ملا تھا۔ اس کے تحت چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہوتی تھیں جو کہ اپنے علاقے میں درباری حکام کی ممانعت ہوا کرتی تھیں۔ بادشاہ عموماً ان پر احکام کرتے تھے مگر ان کے چکر کے سرکار اور شاعر ہوتے تھے۔ ان کے ملازم میرٹھی پڑھے لکھے ہوتے تھے۔ ان کی فوجت قسبہ تعلیم میں مشغول ہوتے تھے۔ مگر جب انگریز بندوستان میں آیا تو اس نے درباری بجائے سرکار کا نظام رکھ دیا۔ اس نے اپنی تعلیم کو ان کے پاس کے پاس سے ہونے لگوں کو محمد سے دیگر کے خطاب سے خود۔ چنانچہ یہ درباری حکام سے متعارف ہو کر انگریز نے یہ شروع کیا کہ اس نے درباری اور سرکاری حکام کو قائم رکھا۔ اور ان کے ساتھ سرکاری افسرین کو شلک کر دیا۔ گویا کہ انگریز نے تینوں حکام جاری رکھے۔ درباری، سرکاری، اور بارہی۔ درباری حکام بادشاہوں، سرکاری حکام جاگیرداروں، اور تہذیب کی عمل پاشی کرتے

مذہبِ ریکیں الاحرار سے

تصویر کے ساتھ

ریکیں الاحرار ہمام جواہر لال شہرو

ہندوستان کے وزیر اعظم بڑے جمہوریت پسند نے اپنے کئی بیان میں سرکاری کے لیے ایک سے زائد بیوی رکھنے کے حلقہ کوئی بیان جاری کیا تھا کہ ریکیں ۵ حد سے اس کے جواب میں جمہوریت پسند کا یہ بیان تھا۔

مختصر یہ ہے کہ

تسلیم! آپ کا بیان منہ پر میں نے سنا، مگر یہ پانچ بیویاں تو بہت ہی اچھا ہے۔ اس سلسلے میں ہرگز نہیں آپ کے علم میں آتا ہے۔

جب سے اسل فنانسی غیر میں قادی اور جب سے ہمیں فنانسی اسل کی معلومات حاصل ہیں، اس وقت سے لے کر آج تک تمام مذہب اور تمام قوم باہمی، عالم سب کا یہ مسئلہ فیصلہ، باپے کہ فنانسی اسل کی طاقت کے لیے مرد و عورت کے درمیان کٹاں ضروری ہے۔

کٹاں کے بغیر جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے اسے کسی سوسائٹی اور مذہب نے جاننا شروع نہیں کیا۔ غیر شادی شدہ مرد و عورت کے تعلقات کو ہمیشہ جاننا تعلقات کہا گیا، بلکہ ان تعلقات کو میاں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اگر ہم اس کے برقی کو کوٹا جائے تو اس کی ہر تمام مذہب اور قوم میں سخت سے سخت سی ہے۔ بالخصوص اسلام نے قرآن کی ہر ایک کلمہ اور مرد و عورت غیر شادی شدہ ہیں، سو کوڑے مقرر کیے ہیں۔ قرآن میں اس سے فرمایا گیا ہے۔

”یہ کاری کرنے والی صورت اور یہ کاری کرنے والے مرد و ماہر ہر ایک کو دیکھنا
میں سے سوسنا ہے۔ اور تہا۔ تم کو اس پر کسی قسم کے حکم پلانے میں۔ اگر تم یقینی
رکھتے ہو کہ یہ امر اُفت کے لیے ہے۔ سو نہ کیجیے اس کا مارا پکڑ لوگ مسلمان۔“

اسی طرح شادی اور دیگر ایسا تجارت بھی اگر میں تو انہیں دیکھتا ہوں کہ حکم ہے۔ مگر ایسا
مشورہ اور اسلوب و اسلام ہے۔

مسلمان آدمی کا خون جو حد تک وہ نصیب دیکھ کر، رعایت کی کوئی وجہ ہو
ان میں سے ایک سے کسی کے لیے چاہی نہیں۔

(۱) ہاتھ کے چلے ہاتھ

(۲) شادی شدہ بلی

(۳) اگر میں اسلام کو چھوڑا ہے۔ مگر رعایت سے ملے ہوئے دیکھتا ہوں۔

اسلام ہی دیکھتا ہوں یہاں میں ہے جس نے عورتوں کی تعداد پر پابندی لگائی، کہ چار عورتوں
سے زیادہ کوئی مرد شادی نہیں کر سکتا، اور اگر وہ ایک سے زیادہ شادی کرے تو اس پر فرض ہے کہ وہی
عورتوں کے دو بیان عدل و حساب پر عمل کرتا ہو۔ کہ وہ تعاقب سے عمل کرتا ہو۔

”کھانا کرو اور عورتیں تم کو پسند نہ آویں۔ دھو، تھیں، تھیں، چار۔ چار۔ چار۔ چار۔ چار۔
میں حساب نہ کر سکو کہ تو ایک ہی کھانا کرو۔ یا عورتوں کو پسند آئے۔ اس میں ایسا ہے کہ ایک طرف
نہ جھکے ہو۔ مگر وہ یہاں نہیں کرنا تو شد یہ چھوڑ دیکھا۔“

”میں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام نے چار عورتوں کو رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ سمجھتا ہوں ہے، بلکہ
اسلام نے اس حکم سے چار سے زیادہ عورتوں کو رکھنے سے قطعی منع فرما دیا۔ اور چار تک شادیوں کو رکھنے کو
چار تک فرما دیا ہے نہ کہ چار ہی۔“

اسلام کا قانون ایک سے زیادہ شادیوں کرنے کی ممانعت تو جہاں ہے لیکن ہونا کی کسی بھی

حالات میں ابھارت نہیں دیتا۔ اسلام کا قانون عکس نہایت سزا دیتا ہے۔ مومن جو دیندہ پالیا کرتے تو انہیں صرف زنا بائیں کی سزا دیتے ہیں۔ عکس نہایت نہیں دیتا کی سزا دیتا ہے سوسائٹی زنا بائیں کو محبت کا نتیجہ قرار دیتی ہے۔

یہ بھی تہذیب اور مذہب دینا دینے کا کام ہے۔ عورت سے ایسا نہ بچوں کی پرورش کے لیے نہ اسے سکول دیتے ہیں۔ مومن دینا کی مذہب سوسائٹی عورت سے بغیر نکاح کے پیدا شدہ بچوں کے بارے میں سولی نہیں کرتی۔ عورت نہ کرنے والے مرد عورت سوسائٹی میں اپنے لیے ذاتی محسوس کرتے ہیں۔

زنا کا مہم یعنی بغیر نکاح کے عورت سے مرد کے تعلقات قتل چوری، ڈاکو سے بھی زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ زانیہ عورت سوسائٹی کی شہرت و پاکیزگی اور فاضل کی ترقی کی تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔

غیر شادی شدہ مرد و عورت بڑا کام ہوتے ہیں ان کو عورت کی سزا کو ٹکر لگانی چاہیوں گے یہ بھی کہہ دیا جائے تو شاید وہ بھی من کو قبول نہ کریں۔

نکاح اور اس کے ذریعہ جو اصلاح دیتی ہے وہ اصل فاضل کو جانور میں اور باقی مخلوق سے ممتاز کرتی ہے۔ مرد و عورت ان میں کوئی فرق نہیں دیتا۔

یہ لوگ اور کھوتیں ذات پرپ کی عقید میں ایک عورت سے زیادہ نکاح کو ممنوع قرار دے رہی ہیں ان کا نہیں فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے سوسائٹی میں ایسے قوانین بنائیں اور ایسے اخلاقی پیرا کریں جس کے ذریعہ دنیا ہمیشہ کے لیے راکھ بنائے۔ مومن سوسائٹی میں جو دکاری اور عیاشی محبت کے نام سے ہوتی ہے اس کو بھی مہتر قرار دیا جائے۔

سب تک عکس نہایت مہتر نہیں دیا جائے اور اس پر لوگوں کو سخت سزا نہیں نہیں ملی گی اس وقت تک ایک عورت کے نکاح کی پابندی نہ دکاری اور عیاشی کی حد نہ کرنا ہے۔

دنیا کا تجربہ ہمیں بتا رہا ہے کہ یورپ اور امریکہ میں ایک مرد کو ایک عورت سے لیاؤ کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت تھی ہے لیکن ہر مرد عورت کا گناہ کے بغیر اپنے تعلقات کو جس طرح چاہتا تھا قائم رکھ سکتے تھے۔

بندہ ذاتی زبان میں اس طریقہ کار کا مطلب یہ ہے کہ ایک سے لیاؤ عورت سے گناہ نہ کر دیکر دہشتہ اجتماعی چاہے رکھو۔

یہ کہنا کہ ایک مرد ایک سے لیاؤ عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔ یہ قانون عورت کے حق میں نہیں بلکہ عورت کے خلاف ہے کیونکہ گناہ کرنے سے عورت کا سارا وجود مرد کی زندگی پر چڑھتا ہے اور لیاؤ گناہ کے دہشتہ کا وجود نہیں چاہتا اور نہ اس کی صلاحیت اور حق لیتا ہے۔

امریکی عورت یہ کہ ہم ہر ایک چیز کو یورپ کی بیگ سے دیکھتے ہیں اور وہی دماغ سے سوچتے ہیں۔ حالانکہ سب سے پہلے بندہ مکان میں یہ قانون بنا چاہیے کہ کوئی مرد عورت کے گناہ پر اس کی عمر سے لے کر پائیس برس کی عمر تک غیر شادی شدہ نہیں رہ سکتے۔ عورتوں میں خراہ دو دو ہو یا مظالم کو گزرتی ہو۔ سب تمام ملک کی عورتیں گناہ کر لیں گی تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ ایک مسئلہ حل ہو جائے گا کہ لڑکا لڑکی اور بیکاری رند مکان میں نہ ہو جائے گی۔

اور دوسرے یہ کہ ایک سے لیاؤ گناہ کا مسئلہ بھی اس سورت سے حل ہو جائے گا کہ معلوم ہو جائے گا کہ بندہ مکان میں تمام مردوں کے شادی کے بعد اب کتنی عورتیں نکلتی ہیں۔ سب معلوم ہو گا کہ مردوں سے لیاؤ عورتوں کی تعداد ہے تو ان کو ایک سے لیاؤ گناہ میں نہ لیا جائے گا۔ تو ایک سے لیاؤ گناہ کا مسئلہ خود خود اس قانون کے بعد حل ہو جائے گا۔

امید ہے کہ میری یہ چند گزیراٹے سناپ کو اس سوسائٹی کو کھینچیں۔ دیکھیں گی۔

سید الرحمن امروہی

گوچر حسن چاندی چک دہلی

انسانی تاریخ میں بدعنوانی کی تاریخ 3400 سال قبل مسیح سے شروع ہوتی ہے۔ 2007ء میں پہلی بار چورسٹاں پر حدیثات کی کتاب "The History of Corruption" لکھی گئی۔ اس کتاب میں 2050 سال قبل مسیح سے لے کر 2007ء تک کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں 2007ء تک کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں 2007ء تک کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں 2007ء تک کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

ماتہ یاقطن۔ دلا یہ وہ لایہ سے ہیں یہ سب سے بڑا ایک نظر تینوں میں
 سے سب سے بڑی شے تھی۔ تھی عجیب سے تھی یہ لایہ لایہ لایہ لایہ
 لایہ پہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ
 لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ
 تو تے لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ لایہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

[illegible]

[illegible]

4.2. $\mathcal{A} = \mathcal{A}_1 \cup \mathcal{A}_2$ with $\mathcal{A}_1 \cap \mathcal{A}_2 = \emptyset$

$$A^2 = \begin{pmatrix} 1 & 0 \\ 0 & 1 \end{pmatrix} + \begin{pmatrix} 0 & 1 \\ 1 & 0 \end{pmatrix} + \begin{pmatrix} 0 & 0 \\ 0 & 0 \end{pmatrix}$$
[illegible][illegible]

تکلیف میں نہ آئے۔ ان کے گناہوں پر بھی غصہ نہ کیا۔ یہ تمام باتیں کتابوں میں
آج بھی پڑھیں۔ ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس میں نہ شک ہے نہ
باہت۔

مذہب کے بارے میں بات

آج کے دور میں مذہب کا مفہوم بدل گیا ہے۔ عوام عامتہ کا خیال ہے کہ مذہب
فرائض، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور صدقہ ہے۔ لیکن یہ سب کچھ مذہب کا
بعض حصہ ہے۔ مذہب کا اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی رضا و
خوشنودی کے لیے جو کچھ کرنا پڑے۔ یہی مذہب ہے۔ اگرچہ مذہب کا مفہوم
پاکستان میں اب بھی بدل رہا ہے۔ لیکن مذہب کا اصل مفہوم یہ ہے کہ
انسان کو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے جو کچھ کرنا پڑے۔ یہی
مذہب ہے۔ اگرچہ مذہب کا مفہوم اب بھی بدل رہا ہے۔ لیکن مذہب کا
اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے
جو کچھ کرنا پڑے۔ یہی مذہب ہے۔ اگرچہ مذہب کا مفہوم اب بھی
بدل رہا ہے۔ لیکن مذہب کا اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی
رضا و خوشنودی کے لیے جو کچھ کرنا پڑے۔ یہی مذہب ہے۔

عوام عامتہ کا خیال ہے کہ مذہب فرائض، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ
اور صدقہ ہے۔ لیکن یہ سب کچھ مذہب کا بعض حصہ ہے۔ مذہب کا
اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے
جو کچھ کرنا پڑے۔ یہی مذہب ہے۔ اگرچہ مذہب کا مفہوم اب بھی
بدل رہا ہے۔ لیکن مذہب کا اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی
رضا و خوشنودی کے لیے جو کچھ کرنا پڑے۔ یہی مذہب ہے۔

مذہب کے بارے میں بات

لباس کے شرعی اصول

حاجی نقیہ احمد

ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے احکام دیے ہیں جن کے تحت وہ زندگی بسر کرے گا۔ ان احکام میں سے ایک ہے کہ وہ اپنے لباس میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ملحوظ رکھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے لباس کے بارے میں کئی احکام دیے ہیں جن کو ہم نے اس صفحہ پر پیش کیا ہے۔

سب سے پہلا یہ کہ مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیے ہیں، ان کو بے شک و شبہ تسلیم کرنا چاہیے۔ اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ابھی تو یہ احکام تو نئے ہیں، ان کو ماننا مشکل ہے"۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو درست سمجھیں، تو ان کو ماننا اور ان کو اپنا لباس بنانا، ایک عبادت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے جو احکام دیے ہیں، ان کو بے شک و شبہ تسلیم کرنا چاہیے۔ اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ابھی تو یہ احکام تو نئے ہیں، ان کو ماننا مشکل ہے"۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو درست سمجھیں، تو ان کو ماننا اور ان کو اپنا لباس بنانا، ایک عبادت ہے۔

لباس کے شرعی اصول

پہلے تو یہ بتانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے جو احکام دیے ہیں، ان کو بے شک و شبہ تسلیم کرنا چاہیے۔ اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ابھی تو یہ احکام تو نئے ہیں، ان کو ماننا مشکل ہے"۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو درست سمجھیں، تو ان کو ماننا اور ان کو اپنا لباس بنانا، ایک عبادت ہے۔

پہلے تو یہ بتانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے جو احکام دیے ہیں، ان کو بے شک و شبہ تسلیم کرنا چاہیے۔ اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ابھی تو یہ احکام تو نئے ہیں، ان کو ماننا مشکل ہے"۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو درست سمجھیں، تو ان کو ماننا اور ان کو اپنا لباس بنانا، ایک عبادت ہے۔

پہلے تو یہ بتانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے جو احکام دیے ہیں، ان کو بے شک و شبہ تسلیم کرنا چاہیے۔ اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ابھی تو یہ احکام تو نئے ہیں، ان کو ماننا مشکل ہے"۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو درست سمجھیں، تو ان کو ماننا اور ان کو اپنا لباس بنانا، ایک عبادت ہے۔

وہ اپنی ادا دیا کرتے تھے۔ ہاں، یہ سب کچھ کہتا تھا۔ سب کو یہ سب دیکھنا پڑتا تھا۔
 سب کو یہ سب دیکھنا پڑتا تھا۔ ہاں، یہ سب کچھ کہتا تھا۔ سب کو یہ سب دیکھنا پڑتا تھا۔
 یہ سب کچھ کہتا تھا۔ سب کو یہ سب دیکھنا پڑتا تھا۔ ہاں، یہ سب کچھ کہتا تھا۔
 سب کو یہ سب دیکھنا پڑتا تھا۔ ہاں، یہ سب کچھ کہتا تھا۔ سب کو یہ سب دیکھنا پڑتا تھا۔

ایک کے پیار میں دوسری کی محبت

ایک دن وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔
 وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔
 وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔

ایک کی محبت اور دوسری کی محبت

ایک دن وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔
 وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔
 وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔

ایک دن وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔
 وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔
 وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔

ایک دن وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔
 وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔
 وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔

ایک کے لیے دوسری کی محبت

ایک دن وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔ وہ سب کے ساتھ تھے۔

یہودیوں نے جانی کچھ نہ کیا۔ جانی پٹ کے کھدے ہوئے گڑھے میں گرا کر جانی بھائی نے
 جس پر مارا گیا کہ اس نے جانی بھائی کے سر پر تلوار سے حملہ کیا۔ شیعہ شہید ہوا۔

[illegible]

تیسرا حصہ ہے۔ اس کتاب میں پتے، ریسٹ ہاؤس، سٹی ہاؤس، کالونی ہاؤس،
 اور دیگر عمارتوں کے بارے میں تفصیلی بحث ہے۔ یہ کتاب
 چھاپا گیا ہے۔ اس کتاب میں پتے، ریسٹ ہاؤس، سٹی ہاؤس، کالونی ہاؤس،
 اور دیگر عمارتوں کے بارے میں تفصیلی بحث ہے۔ یہ کتاب
 چھاپا گیا ہے۔ اس کتاب میں پتے، ریسٹ ہاؤس، سٹی ہاؤس، کالونی ہاؤس،
 اور دیگر عمارتوں کے بارے میں تفصیلی بحث ہے۔ یہ کتاب

پایان و صلوات

وہ لکھا ہے جو کہ ہمارے تاج کی طرح ہے۔ ہمارے ہی ہونے کی وجہ سے یہ "تاج" ہے۔
ہمارے ہی ہونے کی وجہ سے یہ "تاج" ہے۔ ہمارے ہی ہونے کی وجہ سے یہ "تاج" ہے۔
ہمارے ہی ہونے کی وجہ سے یہ "تاج" ہے۔ ہمارے ہی ہونے کی وجہ سے یہ "تاج" ہے۔
ہمارے ہی ہونے کی وجہ سے یہ "تاج" ہے۔ ہمارے ہی ہونے کی وجہ سے یہ "تاج" ہے۔

لباس کے بارے میں قیصر، اُصول

[illegible]

میں ہنسی رہی، شہادت تھی۔۔۔ میں دلی۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے
 اس میں۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے
 اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

پندرہویں صدی ہجری

اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔ اس لیے کہ اس نے اس کے لیے۔۔۔

[illegible][illegible]

یہاں سے تم کو لے کر آؤں گا۔ تم لوگو! یہاں سے تم کو لے کر آؤں گا۔

[illegible]

طاب ظہرہ $\frac{1}{2}$ طاب ظہرہ $\frac{1}{2}$ طاب ظہرہ $\frac{1}{2}$

[illegible][illegible][illegible]

میرے ساتھ رہا۔ وہ ساری شہر میں بھاگتا رہا۔ وہ جہاں جاتا وہاں لوگ ہنس دیتے تھے۔
 "تو نے کیا کیا؟" میں نے اسے پوچھا۔ "میرے پاس تو کچھ نہیں تھا۔"

میرے ساتھ رہا۔ وہ ساری شہر میں بھاگتا رہا۔ وہ جہاں جاتا وہاں لوگ ہنس دیتے تھے۔
 "تو نے کیا کیا؟" میں نے اسے پوچھا۔ "میرے پاس تو کچھ نہیں تھا۔"

میرے ساتھ رہا۔ وہ ساری شہر میں بھاگتا رہا۔ وہ جہاں جاتا وہاں لوگ ہنس دیتے تھے۔
 "تو نے کیا کیا؟" میں نے اسے پوچھا۔ "میرے پاس تو کچھ نہیں تھا۔"

میرے ساتھ رہا۔ وہ ساری شہر میں بھاگتا رہا۔ وہ جہاں جاتا وہاں لوگ ہنس دیتے تھے۔
 "تو نے کیا کیا؟" میں نے اسے پوچھا۔ "میرے پاس تو کچھ نہیں تھا۔"

میرے ساتھ رہا۔ وہ ساری شہر میں بھاگتا رہا۔ وہ جہاں جاتا وہاں لوگ ہنس دیتے تھے۔
 "تو نے کیا کیا؟" میں نے اسے پوچھا۔ "میرے پاس تو کچھ نہیں تھا۔"

میرے ساتھ رہا۔ وہ ساری شہر میں بھاگتا رہا۔ وہ جہاں جاتا وہاں لوگ ہنس دیتے تھے۔
 "تو نے کیا کیا؟" میں نے اسے پوچھا۔ "میرے پاس تو کچھ نہیں تھا۔"

اسی طرح آتے ہیں۔ جس طرح اے کہ ۔ ہم نے کچھ کچھ حال کیا ہے۔

۱۔ اسی وقت میں میری زندگی میں ایک اور تبدیلی آئی۔

یہاں پر ایک عجیب و غریب شے ہوتی ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی زندگی میں کیا کام کرنا ہے تو اس کی زندگی بھر اس کام میں مصروف رہتا ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

و شست با آب گرم و بعد از آن با آب سرد و با دستمال تمیز و خشک کرد.

[illegible]

پیشکش ہے۔ اس میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک کتا ہے۔ یہ کتا ہے۔
 پہلی کتا ہے۔ اس کے لئے ایک کتا ہے۔ اس کے لئے ایک کتا ہے۔
 یہ کتا ہے۔ اس کے لئے ایک کتا ہے۔ اس کے لئے ایک کتا ہے۔
 یہ کتا ہے۔ اس کے لئے ایک کتا ہے۔ اس کے لئے ایک کتا ہے۔
 یہ کتا ہے۔ اس کے لئے ایک کتا ہے۔ اس کے لئے ایک کتا ہے۔

یہ کار چھاننا مقررہ لے گی سے تا جہاں تک کہ وہ اس کی تصدیق دے گا۔

عالم احمد ان تعالیٰ کے مہتاب پر جس نے وہ سب مہاں سے پھار دیے پڑھتے پڑھتے دم نہ

میں نے کانپ پڑی ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ آپ کو ایک بڑا کام مل گیا ہے۔
میں نے یہ سنا ہے کہ آپ کو ایک بڑا کام مل گیا ہے۔

[illegible]

میں نے "قبول" لکھ دیا تھا۔ وہ پتھر کی سی محسوس ہو رہا تھا۔ "تو تو جانتا تھا کہ وہ اس کا نام ہے"۔
"نہیں، میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا تھا۔" وہ نے کہا۔
"تو تو جانتا تھا کہ وہ اس کا نام ہے"۔
"نہیں، میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا تھا۔"

[illegible]

(۱۰) تاب سب کی یاد میں رہنا۔ یہ سب سے بڑا کام ہے۔

اور انہوں نے ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی ہے۔
 (۱۹۶۷ء)

[illegible]

۱۷) پاپی "ا" صحنہ درمیان میں باطل ہوئی ہے۔ (۱۰) "ا" سب (۱۲) بعد اس کا حرف
 (۱۳) "ا" کا حذف (نہیں ہوگا)

”اگرچہ اس کے لئے ایک خاص قسم کا طریقہ کار ہے۔“
 یہ ایک طویل و پُرکٹا ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ اس کا مطالعہ کرنے والوں کو
 حاشیہ پر لایا گیا ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱۹۸۰ء: آپ نے ایک نیا سلسلہ شروع کیا جس کا نام "پیش قدمی" ہے۔

"آپ نے اس سلسلے کے تحت مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں جن میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔

(ایک سال میں ۱۹۸۰ء)

پیش قدمی سلسلے کے تحت ۱۹۸۰ء میں شائع ہونے والی کتابیں

(۱) ایک سال میں ۱۹۸۰ء میں شائع ہونے والی کتابیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔

پیش قدمی سلسلے کے تحت ۱۹۸۰ء میں شائع ہونے والی کتابیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔

(۱۹۸۰ء میں شائع ہونے والی کتابیں)

ایک سال میں ۱۹۸۰ء میں شائع ہونے والی کتابیں

ایک سال میں ۱۹۸۰ء میں شائع ہونے والی کتابیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں "پیش قدمی" کے تحت شائع ہوئی ہیں۔

نکالا جاتا ہے، نورانگیر و کرپاؤ آگے سر جوڑنے کے بعد تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں فقط کوٹلم کے ساتھ ایک مجلس فریاد ہے۔ اس لئے بے عرق معلوم ہوتی کہ اس کو بیت اللہ میں دینا اس پر تمام حضرت کا سب جس کی نہ کہتے تھے حق تعالیٰ نے اس کو یہ بات مایہ سنا فرمائے تھے حق تعالیٰ تو فرما رہا تھا کہ اس کی فریاد ہے اس میں قرآنی آیات، احادیث اور دیگر احادیث ہونے کے باوجود کلی کو چاہیے، لافظوں کی تہوں میں گھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دوسرا بات، محکم معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی دنیا میں عالمگیر پریشانوں میں گھری ہوئی ہے اس میں اس بے ہوشی کا بھی نہ دخل ہے۔ (پہلیں حکیم ص ۲۸۱ تا ۲۸۲)

حروف کلمات کا ادب: ایک چھوٹا سا ایک لفظ کی مجلس تمام نے دیا تھا اور پھر اس میں لفظ (محرکات علی) کند و کردہ لفظ اس کا حضرت (قانونی) کا سب کرتے تھے کہ حق تعالیٰ کا کان بچے اور بچہ ہے بچہ نہ کہتے تھے۔ (حسن اہرج دوم ص ۳۰)

کتابوں کا ادب: اس فن میں ہر کتاب میں سب باطل ہیں رہا ہو اور اصل بہار برقی نے کہا ہے کہ یہ ہر مجلس طلبہ یا میں ہر کتاب میں دینی کتابیں اور دینی باتوں میں ہوتے لے کر چلتے ہیں بہت مذہم ہے کہوں کہ خلاف ادب ہے اور صورتوں کو قوت دینا ہے۔ کتب یہ ہے۔

(۱۰ کتابت الیوم ص ۲۲۴)

روشنائی کا ادب: ایک مخالف پر روشنی کرنی تھی کہ یہ کون دیا کہ "یا قصور، روشنی کرنی" اور یہ دیا کہ فرمائی کہ یہ اس لیے کون دیا کہ قلت اعتقاد پر قبول نہ کریں، اس کا سبب قلت احترام ہوتا ہے۔ (المنزل للصل ص ۱۰۷)

نہیں ہے سید اقبال اپنی کثرت میں سے اور اس میں تو یہ مٹی لای زور تیر ہوتی ہے اور آپ (ایضاً) اثرات میں سے سیدنا و آلہ کے خلاف ہیں، تو اپنے اندر یہ سفاقت پیدا کیجیے۔

(۱) افلاس (۲) افلاس اور بیکار دور سے انتخاب (۳) علم پر عمل (۴) اخلاق حسنہ کو زندہ رکھنے کا

لازمی چیز بنائیں۔ (۵) توحید اور شریعت اپنے اندر پیدا کریں۔ (۶) اہمیت کی قدر کریں۔ (۷) تکمیل کو دیکھیں۔
 یہ مقررہات میں اپنا وقت گزارنے سے احتساب کریں۔ (۸) اہمیت کا مظاہرہ کریں، علم و عمل میں
 درجہ کمال تک پہنچنے کی سعی اشد و کوشش کریں۔ (۹) مسلسل رات دن ایک کر کے محنت کریں
 ۔ (۱۰) مطالعہ کا شوق پیدا کریں، ہر خوب دینی کتابوں کا مطالعہ کریں، اور اپنے آپ کو مطالعہ کا عادی
 بنائیں کہ مطالعہ کے بغیر جینے نہ آئے۔ (۱۱) امتداد جس کا اہتمام بھیجی ہوئی کے ساتھ کریں، امام ابو یوسف
 رحمہ اللہ سال امام ابو حنیفہ کے درس میں تشریف پہلے حاضر ہوتے تھے، ابھی ایک بھیجی ہوئی فوت نہیں ہوئی،
 امام اہلسنی کی ۷۰۰ سال تک بھیجی ہوئی فوت نہیں ہوئی، یہ لوگ امام سے لیے نمونہ ہے۔ (۱۲) غایت
 درجہ اسلام، کتاب، اہل علم، مسجد کا ادب و احترام کریں، علم کا مانعہ کے ادب میں مسجد کا ادب بھی
 شامل ہے، مسجد میں ہاتھیں کرتے سے ابھی علم سے غریبی ہوتی ہے۔ (۱۳) نظری حفاظت کریں نظر و
 سے حفاظت اور اہانت کمزور ہوتے ہیں۔ (۱۴) انہیں سے مکمل چپے رہیں، کیوں کہ علم کا نور گناہوں
 کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا۔ (۱۵) چھوٹے بڑے سے پرہیز کرے کیوں کہ وہ گناہ کی وجہ سے۔ (۱۶)
 سہلی میں ۱۱ بار حاضر ہیں، کیوں کہ ایک ہی کی غیر حاضری بھی سہلی کی برکتوں کو ختم کر دیتی
 ہے۔ (۱۷) عافیت کا اہتمام کرے کیوں کہ عافیت سے بدلتے مکمل جاتے ہیں، خاص طور پر عافیت
 ماثورہ کو یاد رکھنے کا اہتمام کریں، اس لئے کہ دوسری کا پاپ ہے۔ (۱۸) صبح سویرے ہلدی اٹھنے کا
 اہتمام کریں، کیوں کہ دوسرے وقت کا وقت ہے، دکان چاند کو دعا کریں، ہر پھر سہلی یاد کریں، مٹا، دھو،
 بہت نم و نور بہت ہلدی یاد رکھنا چاہئے گا۔ (۱۹) ملازمین کے چکر نہ کھانے کیوں کہ اس سے مشاغل پر
 شیطانی اثر اٹھتا ہے، اس لئے کہ ملازمین کا فائدہ ہوتا ہے۔ (۲۰) بچے بیٹے کے ساتھ
 اپنے آپ کو لکھنے کا عادی بنائیں، مشائخ اور متعلقہ علماء و دینی علم میں لکھنے کی مشق کریں، تاکہ علم
 لوگوں تک پہنچایا جاسکے، اور عصر حاضر میں یہ بہت ضروری ہے۔ (۲۱) کو صرف، فقہ، اصول فقہ، دینی
 ابتدائی درجات کے علاوہ خاص توجہ دے، سو فتنہ، حدیث، فقہ، علم، جو صحیحی طلبہ توجہ دے۔

اللہ رب اعز ہے ہم سب کو علم کا نفع ہر عمل صالح کی عمل میں انجام کرنے کی توفیق عطا فرمائے،
 اور ہمارے اسلام کو بہترین صلہ حاضر فرمائے، ہر ہم سب کے لیے علم کو حیات کا باعث بنائے تاکہ
 ہم اسے اپنی جہت۔ ممکن یا رب عطا فرمائیں

PRINTED
PRINTED IN
INDIA

Millat

ISSN: 0950-0804

Volume 11
Number 1
January 2004



Special Feature



Department of Education
Ministry of Education
Government of India

الانيس

Volume 11
Number 1
January 2004



New Series

CONTENTS

Editorial	1
Review Article	2
Original Articles	3
Book Reviews	4
Notes	5
Index	6

For more information, visit our website at www.millatindia.com

www.millatindia.com